Dr. Willmar Schwabe Germany
SCHWABE
From Nature For Health.

Dr.Hamid
General Homoeo (Pvt.) Ltd.

Exclusive Partner in Pakistan
Darul Adviat

NEWSLETTER

Schwabe Pakistan

نیوزلیٹر شوابے پاکستان

schwabepk   www.schwabehealth.com

جنوری - مارچ 2023

حرفِ اوّل

شوابے نیوزلیٹر 2023ء کا پہلا سہ ماہی شمارہ بابت جنوری۔ مارچ آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ اس شمارے میں دو خصوصی مضامین شامل کیے گئے۔ رمضان کی آمد ہے۔ شوابے کی جانب سے تمام اہلیان اسلام کو **رمضان مبارک** ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا خاص رحم و کرم فرمائے۔ آمین!

شوابے کی تقریبات میں کچھ تو خاص ایسا ضرور ہوتا ہے کہ جس کا ملک بھر میں بے چینی کے ساتھ انتظار کیا جاتا ہے، گزشتہ سال کراچی اور اسلام آباد میں An Evening with Schwabe کی تقریبات جبکہ پشاور، ساہیوال، بہاولپور اور حیدرآباد میں شوابے سیمینارز کا انعقاد کیا گیا ان تمام تقریبات میں شریک ہونے والے تمام لوگوں کا جوش و خروش اس بات کا ثبوت ہے کہ شوابے سے لوگ کتنی محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔

سال 2023 کی تقریبات کے سلسلے کا آغاز عیدالفطر کے بعد متوقع ہے۔۔۔ تو تیار رہیں!

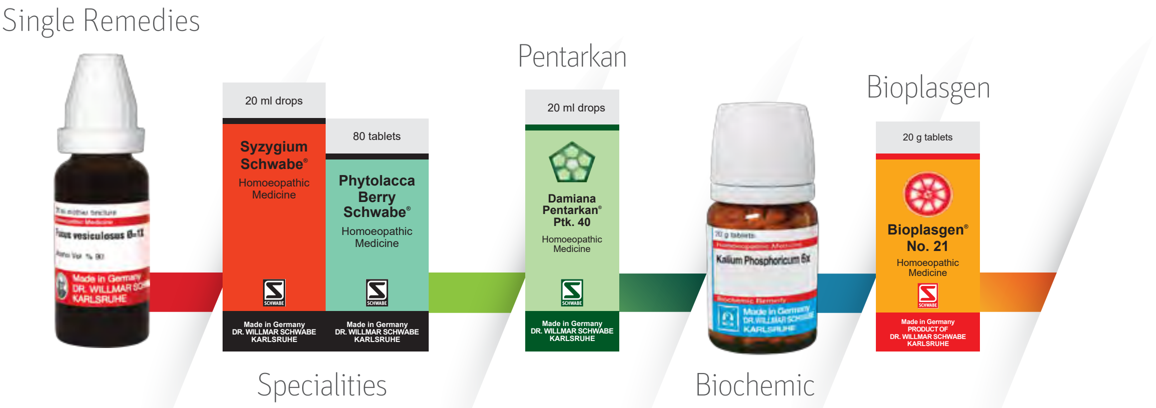

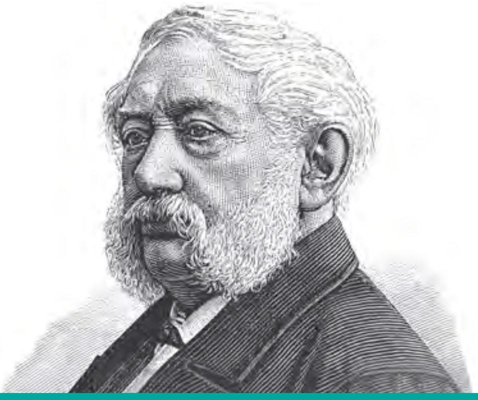

انسانی جسم کی تخلیق

بائیوکیمک نمکیات

ہومیوڈاکٹرعدنان علی تارڑ

قرآن مجید کی آیات کے مفہوم کے مطابق انسان کی تخلیق تراب ایک غیر نامیاتی اجزاء پر مشتمل خشک منی سے کی گئی ہے، جسے زمین سے منگوایا گیا، اس میں ماء (پانی) شامل کیا گیا تو طین (گارا) بن گیا، اور اس سے حضرت آدمؑ کا جسم بنایا گیا۔

غیر نامیاتی منرلز Inorganic

Minerals غیر نامیاتی منرلز کی دو اقسام میں ایک Macrominerals ایسے منرلز جن کا حجم اور مقدار واضح طور پر زیادہ ہوتی ہے ان میں کیلشیم، فاسفورس، میگنیشیم، سوڈیم، پوٹاشیم کلورائڈ اور سلفر شامل ہیں۔ دوسرے Trace Elements قلیل عناصر جو بہت کم مقدار میں پائے جاتے میں، مثلاً آئرن، فلورائڈ، کاپر، زنک، آیوڈین، سلینیم وغیرہ۔

بائیوکیمسٹری Biochemistry اٹھارہویں صدی میں پڑھائے جانے والے فعلیاتی کیمیا Physiological Chemistry کے علم سے ایک نئے شعبہ حیاتی کیمیا Biochemistry نے جنم لیا۔ یہ دو الفاظ کا مجموعہ ہے، بائیو یعنی زندگی اور کیمسٹری وہ علم جس میں مختلف عناصر، ان کے مرکبات اور ان سے جسم میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے، اس علم سے انسانی جسم کے ارتقاء اور بقاء کا سبب بننے والے غیر نامیاتی اجزاء کی حیثیت اور اہمیت متعارف ہوئی۔

بائیوکیمسٹری کے مظاہر صحت منداور بیمار جسم میں فرق کا مطالعہ کرنے والوں میں نمایاں نام انتھارہویں صدی کے فرانس کے معروف Cellular Physiologist ڈاکٹر جے کوب مالشٹ کا ہے، جنہوں نے خلیات کے تجزیہ کے بعد دنیائے طلب کو ایک نئی راہ دکھائی ان کے مطابق خلیہ کے اندر اسکا تخلیقی مادہ غیر نامیاتی اجزاء سوڈیم، پوٹاشیم، کیلشیم، میگنیشیم، فاسفورس، کلورائڈ اور سلفر پر مشتمل ہوتا ہے جن کی کمی سے امراض جنم لیتے ہیں جب کہ جسمانی و ذہنی نشوونما اور صحت کا انحصار ان غیر نامیاتی اجزاء کی متوازن مقدار پر ہے۔

شسلرز بائیوکیمک تھرانی جرمن ڈاکٹر ولہیلم ہینرچ شسلر نے انسانی جسم کی بائیوکیمسٹری پر ایک عرصہ تحقیق کی اور 1857 میں ایک مفصل اور مؤثر طریقہ علاج متعارف کروایا جس میں انہوں نے مذکورہ غیر نامیاتی منرلز کیلشیم، سوڈیم، پوٹاشیم، میگنیشیم، فاسفورس کلورائڈ، سلفر، آئرن اور فلورائڈ کے بارہ مرکبات کو جسم کی تخلیق، نشوونما اور صحت کا منبع قرار دیا، بائیوکیمک منرلز کے مرکبات کے انجذاب میں خلل سے پیدا ہونے والے عدم توازن کو جسم میں فعلیاتی اور ساختی تبدیلیوں (امراض) اور نشوونما میں رکاوٹ کی وجہ قرار دیا، ڈاکٹر شسلر نے اس عدم توازن کو دور کرنے کے لئے انکے اصل قدرتی معدنی ماخذ یعنی مٹی سے مرکب حالت میں حاصل شدہ نمکیات کا استعمال کیا۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر موصوف نے مذکورہ منرلز کو بعد ازاں نمکیات سے موسوم کیا ہے۔

ڈاکٹر شسلر نے ان نمکیات کو ہومیوپیتھی کی دواسازی کے مراحل سے گزارا، اس طرح ان نمکیات کو پیچیدہ کیمیکل پراسس سے گزارے بغیر انسانوں کے لئے قابل استعمال بنایا۔ اس وقت ڈاکٹر ولمارشوابے جرمنی کی تیار کی گئی بائیوکیک نمکیات کی دستیاب پوٹینسیز میں یہ نمکیات مہین ذروں (Dust Particle) سے تیار کردہ دس، سو، ہزار، اور ایک لاکھ درجات میں منقسم قلیل مقداروں میں دستیاب ہیں اس طرح یہ نمکیات باآسانی خلیوں میں جذب ہوجاتے ہیں نیز ہومیوپیتھک دواسازی کے مراحل سے گزرنے کے بعد ان نمکیات میں ادویاتی خواص پیدا ہو جاتے ہیں اس طرح ان نمکیات کا استعمال جسم میں منرلز کی مقدار کو متوازن رکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ نتیجتاً منرلز کی زیادتی سے ہونیوالی اضافی نشوونما، یا نئی قسم کے خلیات کی افزائش اور کمی سے نشوونما میں رکاوٹ، گلنے سڑنے یا بھر بھرے ہونے کے عمل، مختلف اعضاء مثلاً دماغ، دل، گردوں، جگر، پھیپھڑوں، ہارمونز کے افعال میں درستگی کا عمل بحال ہوجاتا ہے۔

ڈاکٹر شسلر کے بارہ بائیوکیمک نمکیات اور عام منرلز میں فرق

ڈاکٹر شسلر کے نمکیات کی خوبی یہ ہے کہ یہ خلئے کے متعلقہ منرلز کو پہچاننے اور جذب کرنے کی صلاحیت کو بحال کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا استعمال محدود مدت کے لئے کافی ہوتا ہے حالانکہ قدرتی طور یہ وہی مرکبات ہیں جو جسم میں پائے جاتے ہیں مثلاً کیلشیم، فاسفوریکم، کیلشیم فلورائڈ، کیلشیم سلفیٹ وغیرہ ان بنے بنائے مرکبات کو جسم میں مزید پراسس کیے بغیر جسمانی بافتوں میں جذب ہوجاتے ہیں، اسکی تصدیق زندہ بافتوں اور جلائے گئے مردوں اور جسمانی اعضاء کی راکھ کے تجزیوں سے ڈاکٹر شسلر اور دیگر سائنسدانوں نے کی ہے۔ ڈاکٹر شسلر بارہ نمکیات کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ نمکیات چونکہ جسم کے خلیوں کا حقیقی جز ہیں اس لئے خلیات میں ان کا انجذاب یقینی ہوتا ہے جب کہ قلیل مقدار کے بموجب ان کا انجذاب اور زیادہ آسان اور پراثر ہوتا ہے۔ عام منرلز اگر قدرتی ذرائع سے حاصل بھی کئے گئے ہوں تب بھی جسم کو انہیں حیاتاتی ضروریات کے مطابق بدلنا ہوتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ کمی کی ایک وجہ جسم میں اس صلاحیت کا فقدان بھی ہے مثلاً ہڈی کا زیادہ حصہ کیلشیم فاسفوریکم کا مرکب ہے جب کہ کیلشیم کی کمی کو دور کرنے کے لئے کیلشیم کاربونیٹ کا استعمال کیا جاتا ہے ہضم و جذب اور عناصر کی تکسیر باوجود فاسفورس کی عدم دستیابی مطلوبہ نتائج سے محرومی پر منتج ہوتا ہے جبکہ ڈاکٹر شسلر کے نمکیات چونکہ جسم میں موجود نمکیات کا نہ صرف عکس بلکہ تحلیل کے اعلیٰ مقداری درجات کے حامل ہوتے ہیں اس لئے بغیر اضافی کیمیائی عمل اور تردد کے تدارک وصحت کے حصول کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

منرلز کی کمی بیشی میں اچھی خوراک اور ڈاکٹر شسلر کے بائیوکیک نمکیات میں فرق ڈاکٹر شسلر نے منرلز کے عدم توازن کمی یا زیادتی کے مریضوں کو متعلقہ منرلز سے بھرپور غذا جیسے کیلشیم فاسفورس کی کمی کے مریضوں کو اضافی دودھ پلایا مگر فائدہ نہ ہوا کیونکہ متعلقہ خلئے کیلشیم فاسفورس جذب کرنے کی صلاحیت کھو چکے تھے، خون میں انتہائی لیول کے باوجود کمی کی علامات موجود رہیں، جبکہ شسلر کے نمکیات نے خلیوں کی جذب کرنے کی صلاحیت کو بحال کردیا۔

بائیوکیمک نمکیات کا فروغ اور ڈاکٹر ولمارشوابے کا کردار دنیا بھر میں ڈاکٹر شسلر کے نمکیات کو مضبوط دلائل اور کامیاب نتائج کی وجہ سے استعمال کیا جانے لگا۔ مشہور جرمن فارماسسٹ ڈاکٹر دلمارشوابے نے جو کہ پہلے سے ہومیوپیتھک دواسازی کا سائنٹفک بنیادوں پر آغاز کر چکے تھے نے شسلر کے نمکیات کی تیاری کا بیڑا ابھی اٹھایا، آج ڈیڑھ سو سال بعد انکی پانچویں نسل GMP's کے اعلیٰ معیار کے ساتھ انسانیت کی بھلائی کے اس شعبہ کو دنیا بھر میں بائیس ملکوں میں دواساز اداروں کے ذرائع جاری رکھے ہوئے ہے، ڈاکٹر ولمارشوابے کے پاکستان کے لئے ایکسکلیوژو پارٹنر دار لادویات اس کام کو بخوبی انجام دے رہے ہیں، دار لادویات کی باصلاحیت مینجمنٹ کی وجہ سے شوابے کی تمام بائیوکیمک اور بائیوپلاسجن ادویات ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی پاکستان سے رجسٹرڈ ہیں اور اس کے مربوط مارکیٹنگ نیٹ ورک کی بدولت شوابے کی ادویات پاکستان بھر میں دستیاب ہیں۔

شوابے بائیوپلاسجن نمبرز ڈاکٹر شسلر کے بارہ نمکیات میں انسانی جسم کے ہر عضو اور ہر بافت کا نمک موجود ہے، اسلئے ڈاکٹر ولمارشوابے جرمنی نے انکے اٹھائیس مرکبات دو یا دو سے زائد نمکیات کو ملا کر تیار کیے، اس کا مقصد کسی جسمانی نظام یا عضو پیدا خلل کو درست کرنے کیلئے اس کی ساخت میں استعمال ہوئے تمام نمکیات کو یکجا کرنا تھا، یہ نمکیات چونکہ مکمل بے ضرر اور کسی کیمیکل پراسس سے پاک میں، اس لئے انہیں کئی ممالک میں بغیر ڈاکٹر کے نسخے کے فروخت کرنے اور استعمال کرنے کی قانونی اجازت دی گئی ہے، اور یہ اوپر لکھی انڈیکیشن یا فارمولا کے مطابق انتہائی محفوظ، بے ضرر اور انتہائی کامیاب نتائج کے ساتھ استعمال ہورہے ہیں۔

Dr. Willmar Schwabe Germany
SCHWABE
From Nature For Health.

The Best of **Homoeopathy**

سنگل ریمیڈی پریکٹس

ہومیوڈاکٹر بنارس خان اعوان

ہم ولمارشوابے جرمنی کے ممنون ہیں کہ یہ ادارہ پاکستان میں سنگل ریمیڈی پریکٹس کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ڈاکٹر حمید جنرل ہومیو کے سربراہ ڈاکٹر انعام الحق سنگل ریمیڈی پریکٹس کے فروغ میں ذاتی دلچسپی لیتے ہیں جس کی بنا پر وطنِ عزیز میں سنگل ریمیڈی پریکٹس کے رحجان میں اضافہ ہورہا ہے۔ یہ ادارہ گزشتہ کئی سالوں سے سنگل ریمیڈی کے فروغ کے لیے سالانہ بنیادوں پر پاکستان بھر میں باقاعدگی سے سیمینارز کا انعقاد کراتا ہے۔درست دوا کے انتخاب کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کیس ٹیکنگ کتنی اچھی کرتے ہیں۔اناٹومی،فزیالوجی، پیتھالوجی اور بیماریوں کا علم حاصل کرنا بھی اشد ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں ایک ہومیو پیتھ کے لئے ضروری ہے کہ اسے ہیومن سائیکالوجی اور میڈیکل سائنس سے بھی متعارف ہونا چاہیے۔دوا کو اس کی حقیقت میں سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسانوں کو ان کے رویے، مزاج، جذبات اور ماحولیاتی ردعمل کے پس منظر میں سمجھیں۔مزاجی دوا کیا ہے؟ آپ کے گردوپیش چلتے پھرتے انسان ہی تو ہیں۔میٹیر یا میڈیکا رٹا لگانے کی چیز نہیں ہے۔کیس ٹیکنگ کے دوران دماغ کو حاضر رکھیں۔ Subjectiveاور Objective دونوں علامات کی اہمیت ہے۔علامت کیا ہوتی ہے؟ اسے بھی سمجھنا ضروری ہے۔علامت دراصل ایک احساس کا نام ہے جو آپ کے نہ چاہتے ہوئے بھی آپ کی توجہ اپنی طرف مرکوز کر لے۔ جو آپ کے روزمرہ معمولات میں رکاوٹ کا سبب بن رہی ہو۔ایسی علامت جو پیتھالوجی بن جائے، جو بیماری کی حالت میں مریض کی انفرادیت ظاہر کرتی ہو، جسے ہم میٹیر یا میڈیکا اور ریپرٹری میں تلاش کر سکیں، جو صحت کی ابنارمل حالت کو ظاہر کرے۔ ہومیو پیتھک پریکٹس میں علامات شاہ رگ کی حیثیت رکھتی ہیں۔آپ میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ جب مریض کلینک میں داخل ہوتا ہے تو ہمیں کچھ پتا نہیں ہوتا اس کی کون سی دوا ہوگی۔ ہم اپنی گزشتہ کامیابیوں یا نسخوں پر انحصار نہیں کر سکتے کیونکہ ہر کیس نیا کیس ہوتا ہے۔آپ کیس ٹیکنگ پر جتنی محنت اور توجہ کریں گے کامیابی کے امکانات اتنے بڑھتے چلے جائیں گے۔ یاد رکھیے، کیس ٹیکنگ محض علامات کا جمع کرنا ہی نہیں بلکہ دیکھنا ہے کہ قوت حیات کا رساؤ (Leakage) کہاں پر ہے۔دھاگے کا سرا پکڑنا پڑتا ہے۔ ورنہ اگر یہ سرا ایک بار چھوٹ جائے تو معالج بھول بھلیوں میں پھنسا رہتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صحت محض بیماری کی غیر موجودگی کا نام نہیں ہے۔ہومیو پیتھی نظریہ صحت کے مطابق ہر وہ شکایت یا تکلیف جو آپ کے روزمرہ معمولات میں رکاوٹ بنے بیماری ہے۔ چاہے وہ بظاہر کتنی ہی معمولی یا کتنی ہی مضحکہ خیز کیوں نہ ہو۔ چاہے لیبارٹری اسے recognize کرے یا نہ کرے۔دردیں، تکالیف، پریشانیاں تو Signals ہیں جنھیں بیماری کی حالت میں ہمارا دفاعی نظام علامات کی صورت Transmit کرتا ہے کہ اسے بیرونی امداد کی ضرورت ہے۔ بجائے دفاعی نظام کی مدد کرنے کے Signals کو ختم کردینا کون سی دانش مندی ہے۔مریض اگر یہ بیان دیتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب جتنا عرصہ آپ کی دوا کھاتا رہوں آرام رہتا ہے، دوا چھوڑوں تو تکلیف دوبارہ آجاتی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ Suppression ہورہی ہے۔ زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جہاں ہومیو پیتھی آپ کے کام نہ آسکتی ہو۔جسم کا کوئی ایسا آرگن نہیں جہاں یہ اثرانداز نہ ہوتی ہو، زندگی کا کوئی ایسا موڑ نہیں جہاں یہ آپ کو نظر نہ آتی ہو۔ سماجی اور معاشی سطح پر جتنا مفید اور اہم کردار ہومیو پیتھی کا ہے کسی اور سسٹم میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔

فرض کریں ایک شخص کسی جھگڑے میں زخمی ہو کر ڈاکٹر کے پاس مرہم پٹی کرانے آتا ہے۔ اگر وہ Conventional علاج کرائے گا تو ڈاکٹر اس کی مرہم پٹی کرے گا اور ممکن ہے کچھ اینٹی بائیوٹکس یا Painkillers دے کر مریض کو رخصت کر دے۔لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس شخص کے دل پر جو زخم آئے ہیں، اس کی جو بے عزتی ہوئی ہے، اسے جو صدمہ پہنچا ہے اور اس کے جذبات جو مجروح ہوئے ہیں ان کا علاج کون کرے گا؟ ایک ہومیو پیتھ نہ صرف اس کے جسم پر لگنے والے زخم کی مرہم پٹی کرے گا بلکہ اس کی مزاجی یا causative دوا دے کر اس کے دل کے درد کا درماں بھی کرے گا۔اور یوں اس شخص کو پھر سے معاشرے کا کارآمد پرزہ بنا دے گا۔

اسے کسی سائکالوجسٹ یا سائکارٹرسٹ کے پاس جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یہ ہومیو پیتھی کا کمال ہے۔ IT PROVIDES YOU A SAFE EXIT۔آپ میری اس بات سے متفق ہوں گے کہ ہماری بعض دوائیں نہ صرف ذات اور شخصیت کی شناخت رکھتی ہیں بلکہ ان کا ہمارے خاندان، ہمارے رسم ورواج، رہن سہن اور ماحول پر بھی اثر ہوتا ہے۔ وہ کیسے؟ آیئے ہم کچھ دواؤں کا مزاجی اعتبار سے مطالعہ کرتے ہیں۔

میں آپ کو ایک خاندان کی مثال دیتا ہوں۔ ایسے گھرانے جن کے ہاں شدت پسندی ہو، برداشت کی کمی ہو، جہاں والدین بچوں کو شیر کی نظر سے دیکھتے ہوں۔سخت گیر باپ کے گھر میں قدم رکھتے ہی مکینوں کو سانپ سونگھ جاتا ہو۔ٹی وی ریڈیو، کمپیوٹر یا ایسی کسی سوشل ایکٹی وٹی پر سختی سے پابندی ہو۔ایسا گھٹن زدہ ماحول ہو کہ بچے کھل کر سانس بھی نہ لے سکیں۔ جہاں بچوں کی ذہنی اور جذباتی نشوونما جمود کا شکار ہو جاتی ہو۔ جہاں والد صاحب اولاد کی ہر دلیل پر ’’باپ میں ہوں یا تم‘‘ کا کلہاڑا چلا دیتے ہوں۔ جہاں کسی بات پر قہقہہ مار کر ہنسنا بے ادبی اور گستاخی سمجھا جاتا ہو۔ایسا گھر جہاں صرف حکم کی حکمرانی چلتی ہو۔ بات بات پر بچوں کو نالائق، احمق، الو اور گدھے جیسے خطابات سے نوازا جاتا ہو تو خود اعتمادی سے محروم ایسے گھروں میں کس طرح کے بچے پروان چڑھتے ہیں؟ اناکارڈیم، سٹیفی، کارسی نوسن، اگنیشیا جیسے بچے۔خود اعتمادی سے محروم ڈرے سہمے بچے۔اور ایسے جابر، اصول پرست گھرانے کون سے ہوتے ہیں؟ اورم میٹ، کالی کارب، لائیکو پوڈیم، نکس وامیکا وغیرہ۔اب اناکارڈیم کی مثال لیں۔ یہ بچے خود اعتمادی کے فقدان کے سبب امتحان کے دنوں یا انٹرویو کے وقت سخت کنفیوژن کا شکار ہوتے ہیں۔ انہیں اگر کلاس میں کھڑا کر کے اچانک ان کا نام پوچھا جائے تو گڑبڑا جاتے ہیں۔ اپنا نام بھی نہیں بتا سکتے۔اس علامت پر اناکارڈیم اپنی مثال آپ ہے۔ایسے بچوں میں ایک عجیب ردعمل ابھرتا ہے۔ ہر وقت کی ڈانٹ ڈپٹ کھا کے یہ اپنی خود اعتمادی کھو بیٹھتے ہیں۔ان کی شخصیت اخلاقیات اور Moral Values سے عاری ہو جاتی ہے۔ یہ بچے تشدد پسندی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔نکس وامیکا، اناکارڈیم، ہیپر سلفر اور لائیکو پوڈیم کسی کی بے عزتی کرنے پر آجائیں تو شیطان بھی ان سے پناہ مانگتا ہے۔

گندی بازاری زبان استعمال کرنے کے حوالے سے ہائیوسائمس اور وریٹرم البم بھی کسی سے کم نہیں۔اناکارڈیم بچے میں والدین کی جھڑکیں اور گالیاں سن کر اور مار کھا کر ان کے خلاف انتقامی جذبہ پید ہو جاتا ہے۔اور یہ بچہ اکثر کہتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر والدین سے اپنی سزا کا بدلہ لے گا۔اپنے سے کمزور اور چھوٹے بہن بھائیوں پر حکم چلانے اور انہیں مارنے پیٹنے کے حوالے سے یہ لائیکو پوڈیم اور ٹیوبر کلونیم کے قریب ہے۔

فرض کریں گھر میں اس کی کسی بہن بھائی سے لڑائی ہوگئی اور یہ والدین کی موجودگی میں خاطر خواہ بدلہ نہ لے سکا لیکن جس دن والدین گھر پر نہ ہوں گے یہ اس دن ان سے بدلہ لینے کی کوشش کرے گا۔ والدین حیران ہوتے ہیں کہ اتنی چھوٹی عمر میں بچے نے اتنی گندی زبان کہاں سے سیکھ لی۔ نائیٹرک ایسڈ کی طرح انتقامی دوا ہے۔ یہ لڑکا جب ذرا بڑا ہوتا ہے تو والدین کے سامنے سرکشی پر اتر آتا ہے۔اور سیانے والدین اس سے کنی کترانے میں ہی اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔

ہائیوسائمس اور اناکارڈیم کا مزاج بہت ملتا جلتا ہے لیکن اناکارڈیم میں سنگ دلی جبکہ ہائیوسائمس میں شہوانی پہلو نمایاں ہوتا ہے۔

دوران انٹرویو ہائیوسائمس بچے بہت کھل جاتے ہیں جب کہ اناکارڈیم بہت کچھ چھپا جاتا ہے۔اکثر سوالات کے جوابات محض ہاں یا نہ میں دیتا ہے یا سر کی جنبش سے۔اناکارڈیم شخصیت کی ایک اور نمایاں صفت یہ ہے کہ یہ سنجیدہ باتوں پہ مسکرا پڑتا ہے اور ہنسی مذاق جیسے موضوع پر سنجیدگی کا مظاہرہ کر دیتا ہے۔رابن مرفی کی ریپرٹری میں ہائیوسائمس اور اناکارڈیم 853 علامات میں مشترک ہیں۔

برسات کے موسم میں مینڈک اکثر نظر آتے ہیں۔ان دنوں کسی جوہڑ کے کنارے مینڈک پکڑ کر اس کے اوپر بھاری پتھر رکھ کر اسے بتدریج مرتے ہوئے دیکھنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ ہمارے محلے میں ایک لڑکا تھا جو سارا دن کتے بلیوں کے پیچھے بھاگ بھاگ کر انہیں پکڑ لیتا تھا اور انہیں رسی سے باندھ کر پتھر مار مار کر لہو لہان کر دیتا اور مزے لیتا رہتا۔ان لوگوں کے مزاج میں عجیب طرح کی بے رحمی اور سفاکی آجاتی ہے۔آپ نے سنا اور پڑھا ہوگا کہ ٹارچر سیلوں میں قیدیوں اور مجرموں پر تشدد کیا جاتا ہے۔اناکارڈیم اس پوسٹ کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے۔اس کا دل ذرا نہیں پسیجتا۔ملزم یا مجرم جتنا زیادہ چیختا چلاتا اور رحم کی اپیلیں کرتا ہے، یہ اتنا ہی زیادہ مزہ لیتا ہے۔ایسا شخص چائے کا کپ پینے کے دوران بڑی آسانی سے مجرم کی انگلیوں کے ناخن اتار پھینکتا ہے۔یہ سگریٹ بھی پیتا جائے گا اور اسی سگریٹ سے مجرم (یا ملزم) کی جلد بھی ڈستا رہے گا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے ایک بچے نے بڑے آرام سے چھوٹے بھائی کو پکڑا اور سوئمنگ پول میں دھکا دے دیا۔اور اس کے بعد بڑے سکون سے اسے ڈبکیاں کھاتے مرتے اور ہاتھ پاؤں مارتے دیکھتا رہا۔بعد میں جب اس سے پوچھا گیا کہ اس نے ایسے کیوں کیا؟ تو اس کا سادہ سا جواب تھا۔’’میں نے تو ذرا سا دھکا دیا تھا، خود ہی ڈوب گیا۔‘‘ اناکارڈیم بڑی سفاک، بے رحم اور ستمگر دوا ہے۔

اناکارڈیم منقسم قوت ارادی کا مالک ہوتا ہے۔اس کے دماغ میں بیک وقت اچھائی اور برائی کے درمیان جنگ جاری رہتی ہے۔قرآن نے نفس امارہ اور نفس لوامہ کے درمیان کشمکش کا ذکر کیا ہے، یہی کشمکش اناکارڈیم میں پائی جاتی ہے۔ شیزوفرینیا کی دواؤں میں اس کا نمبر ٹاپ پر ہے۔آپ نے اخباروں میں اکثر پڑھا ہوگا، ایک شخص نے بلاسبب سکول کے بچوں پر فائرنگ کر دی اور بعد میں بیان دے دیا کہ اسے خدا کی طرف سے ایسا حکم ملا تھا۔اناکارڈیم ایسے ہی ہوتے ہیں۔جب ہم اناکارڈیم کے مرکزی خیال کی بات کرتے ہیں تو ایک لفظ ابھر کر سامنے آتا ہے۔اور وہ ہے Inner Conflic یعنی دماغ میں کشمکش یا متضاد خیالات کی بھرمار۔ریپرٹری میں اس علامت کو Antagonism Conflict کہتے ہیں۔اسی سے ملتی جلتی ایک اور Rubric ہے۔Contradiction of Will اس علامت پر اناکارڈیم سب سے نمایاں ہے۔ بلکہ کیپیٹل میں واحد دوا ہے ایک شخص ذہنی کشمکش سے کیسے دوچار ہوتا ہے۔اسے ہم ایک مثال سے واضح کرتے ہیں۔مثلاً ایک شخص کو اس کا باس جھاڑ پلاتا رہتا ہے۔تم نکمے ہو، نالائق ہو، تم کام کو سمجھتے نہیں۔تم کمپنی پر بوجھ ہو، تمہیں کوئی اور نوکری ڈھونڈ لینی چاہیے۔لیکن یہ شخص اپنی کمزوریوں کو تسلیم کرنے کی بجائے اپنے آپ کو لائق اور باصلاحیت ثابت کرنا چاہتا ہے لیکن احساس کمتری کا شکار ہے۔ایسی صورت میں اس کے اندر کشمکش شروع ہو جاتی ہے۔

ایمرجنسی میں اس کے کیا فائدے ہیں؟ میں اس کی صرف ایک مثال دوں گا۔ Myocardiac Infarction (heart attack) یہاں ہومیو پیتھی کی صرف ایک دوا Aconite 10M ، ریسکیو ریمیڈی کا کردار ادا کرتے ہوئے مریض کو موت کے منہ سے باہر نکال لاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہر ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ اور کارڈیک سنٹر میں یہ دوا بھی رکھ دی جائے تو نہ جانے کتنی قیمتی جانیں بچالی جائیں۔ہمیں تعصب سے بالاتر ہو کر سوچنے کی ضرورت ہے۔

Schwabe HOMOEO Online SEASON 3

شوابے Homoeo Online کے سیزن تھری کا آغاز شوابے کے یوٹیوب چینل اور فیس بک پیج پر کردیا گیا ہے۔

Homoeo Online Season-3 کی میزبانی کے فرائض ہومیوڈاکٹر علی امام انجام دے رہے ہیں

پہلا پروگرام

پہلا پروگرام 27 جنوری کو پیش کیا گیا جس میں ہومیوڈاکٹر الٰہی بخش نے "صحت مند لمبی عمر اور ٹشو سالٹس" کے موضوع پر آگاہی دی۔

دوسرا پروگرام

دوسرا پروگرام 24 فروری کو پیش کیا گیا جس میں ہومیوڈاکٹر میرزاہد نے "ذیابیطس اور ہومیوپیتھی" کے حوالے سے گفتگو کی۔

تیسرا پروگرام

تیسرا پروگرام 31 مارچ کو "کولیسٹرول، صحت مند چکنائی اور ٹشو سالٹس" کے عنوان سے ہومیوڈاکٹر الٰہی بخش نے پیش کیا۔

Social Media Activities

★ اس نیوز لیٹر کے متعلق اپنی رائے/مشورے سے آگاہ کرنے کے لیے شوابے پاکستان کے فیس بک پیج پر Inbox کیجئے۔
یا contact@repcom.com.pk پر ای میل کریں۔ ★